بخدمت جناب محمد اقبال مجددی صاحب
منجانب راسخ عرفانی
۲۷ فروری ۷۸

رنگِ تغزّل

ذخیرۂ محمد اقبال مجددی

راسخ عرفانی

مکتبۂ نور
گوجرانوالہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

13648

واحد نمائندہ

مکتبۂ نور

گوجرانوالہ

Marfat.com

انتساب

ایک دُور افتادہ دوست کے نام
جس کی یاد
چودہ برس کی طویل مفارقت کے باوجود آج بھی
دل و دماغ میں تازہ ہے۔

راسخ عرفانی

Marfat.com

ناشر

عبدالغنی ثاقب عرفانی

مہتمم مکتبۂ نور

ڈاکٹر بلڈنگ چوک نیاین

گوجرانوالہ

مطبوعہ

اصلاح پریس گوجرانوالہ

قیمت تین روپے

Marfat.com

پیش لفظ

از جناب ملک منظور حسین منظور، ایم اے مصنف جنگ نامہ اسلام
حدیث درد، کیف دوام وغیرہ
(ہیڈ ماسٹر اے، ڈی، ماڈل ہائی سکول گوجرانوالہ)

کسی فنِ کار کی ادبی تخلیق کے آغاز میں از راہِ تقریظ ایک ایسے اجمالی تبصرے کی اشاعت جو اُس کے ضروری پہلوؤں پر کم و بیش محیط ہونے کے علاوہ قارئین کو فنِ کار کی شخصیت سے متعارف کرانے میں ممد ہو سکے کچھ ایسا رواج پا چکی ہے کہ اس کے بغیر بالعموم مذکورہ قسم کی تصنیف کو منظرِ عام پر لانا مناسب خیال نہیں کیا جاتا اور اس فارسی مقولے کے مصداق

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

یہ صورتِ حال مستحسن بھی نظر آتی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ تبصرہ نگار

Marfat.com

نقد و نظر کی اہلیت رکھنے کے علاوہ اپنے طرزِ نگارش میں اس حد تک محتاط ہو کہ حقیقت کا دامن اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

اب جہاں تک خالص تنقیدی رنگ میں اظہارِ خیال کا تعلق ہے راقم اپنی ہیچمدانی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ اس منزل کی پُر پیچ راہوں سے نہ تو اسے چنداں واقفیت ہے اور نہ ہی ان پر چلنے اور خود کو تنقید نگار حضرات کے زمرے میں شامل کرنے کا شوق ہے۔ لہٰذا زیرِ نظر مجموعۂ غزلیات "رنگِ تغزّل" سے متعلق اس کی گزارشات صاحبِ تصنیف کے تعارف اور اُن کے کلام کے بعض ایسے پہلوؤں پر ہی مشتمل تصور کی جائیں جن سے براہِ راست ذاتی واقفیت کے علاوہ اُسے اپنے ذوقِ ادب کے مطابق اس وقت تک متمتع ہونے کا موقع مل سکا ہے۔

یہ مجموعہ "رنگِ تغزّل" جناب عبدالواحد صاحب راسخ عرفانی کی اُن غزلیات پر مشتمل ہے جو موصوف نے اپنے گزشتہ بائیس ۲۲ برس کے کلام سے منتخب کی ہیں، ہر غزل کے ساتھ تاریخ اور سن کا التزام کر کے انہوں نے اپنے ارتقائے شاعری کے سنگ ہائے میل کی خود نشاندہی فرما دی ہے۔ لہٰذا اس دوران میں شاعر کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر ہونے کے لئے جن مراحل سے بتدریج گزرنا پڑا ہے ادب کا صحیح ذوق رکھنے والا قاری اُن کا بخوبی احاطہ کر سکتا ہے۔

Marfat.com

مجھے ایک عرصہ سے موصوف کے ساتھ متعارف ہونے کا شرف حاصل ہے اور میں کئی موقعوں پر خود ان کی زبانی ان کا کلام سن کر مسرت اندوز ہوتا رہا ہوں وہ بالعموم تحت اللفظ پڑھتے ہیں۔ اور خوب پڑھتے ہیں۔ شروع شروع میں مجھے ان کی بعض ایسی نظمیں پڑھنے اور سننے کا موقع ملا جو خالص اسلامی عقائد اور اخلاق کی آئینہ دار تھیں ان میں ان کے وجد انگیز نعتیہ اشعار کے علاوہ وہ مثنوی (رموزِ حیات) بھی شامل ہے جو "پند نامۂ عطار" کے آزاد ترجمے کی حیثیت سے شائع ہو چکی ہے۔ ایسی منظومات کے مجموعی تاثر سے میں نے شروع میں شاعر کے طبعی میلان کی نسبت جو رائے قائم کی تھی۔ اُن کی تصنیف "گلشنِ نگار" کے مطالعہ کرنے پر بدلنا پڑی۔ کیونکہ مجھے اس مجموعۂ منظومات کے اکثر حصے جہاں ایک مخصوص رنگِ تغزل کے آئینہ دار نظر آئے۔ وہاں عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کے بعض پہلو وسیع تر اخلاقی اقدار کے حامل بھی پائے گئے۔

بہر کیف یہ حقیقت ہے کہ راسخ صاحب کی غزل گوئی کا سراغ اس طرح پا لینے کے بعد اب زیرِ نظر مجموعۂ غزلیات کی صورت میں آخر ہم اُن کے ذوقِ تغزل کی انتہائی بلندیوں تک آپہنچے ہیں چنانچہ ان غزلیات کا بیشتر حصہ ایسا ہے جو شاعر کے تازہ ترین جذبات کا آئینہ دار ہے اور جس میں ان کا رنگِ تغزل بطور نکھر انداز میں نمایاں ہے۔ یہ آخری دور کی غزلیں جہاں زبان اور طرزِ بیان کے لحاظ سے گذشتہ پندرہ بیس برس کی غزلوں کے مقابل ممیز نظر آتی ہیں وہاں دقت اور

Marfat.com

ماحول کے قدرتی تقاضوں سے بھی برابر متاثر معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً ؎

گلہ ہے اپنی قسمت سے نہ راس آیا چمن ہم کو
نہ پھولوں سے شکایت ہے نہ شکوہ ہے بہاروں سے

جو طوفانوں سے کھیلے تھے اُن غواصوں کا ذکر نہیں
غم اُن کا ہے جو ساحل پر تقدیر کے مارے ڈوب گئے

وہ پیکارِ ہوس رانی وہ محشر خیز ہنگامہ ؎
گزشتہ عہدِ جمہوری ارے توبہ ارے توبہ

جہاں نذرِ ہوس ہوتی ہیں نوخیز و حسیں کلیاں
ہزاروں بار ہم ایسے بھی ایوانوں سے گزرے ہیں

لاکھ سیاروں تک انساں دسترس حاصل کرے
پھر بھی قسمت کے ستاروں کو بدل سکتا نہیں

اب ان اشعار میں ندرتِ بیان ملاحظہ ہو۔ ان کے پچھلے چند سال کے کلام میں اس طرزِ بیان کے نقوش اکثر نظر آتے ہیں۔

Marfat.com

آنے لگے ہیں ہوش میں پھر حضرتِ کلیم
اے برقِ طور لمعۂ انوار اور بھی

یہ اعجازِ محبت ہے کہ پروازِ تخیل ہے
شبِ فرقت میں ہم اکثر پری خانوں سے گذرے ہیں

پھر نشیمن کی ہے ہوس دل کو
برقِ سوزاں تری دُہائی ہے

گلوں سے چل کے رخسارِ بتاں تک بات پہنچی ہے
کہاں سے بات نکلی تھی کہاں تک بات پہنچی ہے

تمہاری بے رُخی کو دیکھ کر ترکِ محبت پر
مرا دل بھی اگر مجبور ہو جائے کیا ہو گا؟

یہ اقتباس بمصداق "مشتے نمونہ از خروارے" صرف چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ حال اور ماضی کی غزلوں میں ایسی کئی اور مثالیں بھی مل سکتی ہیں۔ با ایں ہمہ بہ ہیئتِ مجموعی تکنیک اور نفسِ مضمون کے اعتبار سے راسخ صاحب کا

Marfat.com

دلکش اندازِ تغزل یقیناً پرانی ڈگر پر چلنے والے طبقے کی وضع کا پاسدار ہے اور اس میں حسن و عشق کی مختلف کیفیات کی ترجمانی کے لئے وہ تمام لوازمات (استعارات، کنایات اور تشبیہات) موجود ہیں۔ جو متقدمین کے عہد سے لیکر اس وقت تک کے معروف متغزلین کے ہاں سرمایۂ حیات چلے آ رہے ہیں۔

(ملک) منظور حسین منظور
گوجرانوالہ
یکم ستمبر ۱۹۶۱ء

Marfat.com

ایک خط ایک تراشہ

از دفتر نمکدان کراچی

حضرت راسخ کی خدمت میں سلامِ اخلاص

شکوے بجا لیکن یہ الزام غلط کہ میں اپنے عزیز ترین ساتھیوں کو بھول چکا ہوں۔ میں "خود فراموش" تو ضرور ہوں لیکن "احباب فراموش" نہیں۔ نمکدان میں تبصرے نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ طنز و مزاح کا پرچہ ہے۔ میں نے کراچی کے کثیر الاشاعت اخبار "جنگ" میں آپ کی کتاب کے متعلق کچھ لکھا ہے۔ اقتباسات کے ساتھ —— اس کا تراشہ منسلک ہے۔

ممتاز بسمل کو سلام کہیئے۔ میں ان کی آمد کا منتظر ہوں۔ ۲۵ فروری کو بین المملکتی مشاعرے میں شرکت کیلئے دہلی جا رہا ہوں۔ یکم مارچ تک واپسی ہو گی۔

دیگر خیریت، امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہونگے پرسانِ حال کو سلام نیاز۔

آپ کا دیرینہ رفیق

مجید لاہوری

۲۱ فروری ۱۹۵۲

Marfat.com

تراشہ ..... حرف و حکایت

مجید لاہوری

آج کی ڈاک میں پُرانے رفیق حضرت راسخ عرفانی کا خط ملا تو ـــــ یوُں محسوس ہُوا جیسے برسوں کی کھوئی ہُوئی شے مل گئی۔ خط کے ساتھ راسخ صاحب نے اپنا مجموعۂ کلام بھی بھیجا ہے۔ مجموعے کا نام "خلشِ خا" ہے۔ دیدہ زیب طباعت، نفیس کاغذ ۹۶ صفحات، یہ مجموعہ "مکتبۂ نور" گوجرانوالہ نے چھاپا ہے۔ راسخ صاحب نے مجھ سے تبصرہ کرنے کے لئے کہا ہے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ میں نہ تو نقاد ہُوں نہ تبصرہ نگار ـــــ اور ویسے بھی میں یہ سمجھتا ہُوں کہ رائی کو پربت بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن ہر کوئی اسے پربت نہیں مانے گا۔ اِسی طرح پربت کو رائی ثابت کیا جا سکتا ہے ـــــ لیکن پربت آخر پربت ہے۔ تنقید نگاروں نے گروہ بنا رکھے ہیں وہ تعریف پر آئیں تو اپنے گروہ والوں کو فرشتہ بنا دیں ـــــ اور ـــــ حریفوں کی تنقیص کریں تو انہیں شیطان بنا دیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو فرشتے اور شیطان کے درمیان توازن قائم کریں۔ اور یہ کہیں کہ ان دونوں کے درمیان ایک اور مخلوق بھی ہے ـــــ جسے انسان کہتے ہیں ـــــ میرا تو اس پر ایمان ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اِس لئے میں نمونے کی چند چیزیں دے رہا ہوں۔

Marfat.com

جال

عقلِ انسانی نے پھیلائے ہیں جو رنگین جال
سوچتا ہوں کس طرح ٹوٹیں گے یہ سنگین جال

پیش کرنے کے لیے عقل و تدبر کا ثبوت — فکرِ انساں نے بُنے ہیں جال مثلِ عنکبوت
ابنِ آدم ان میں پھنس کر کس قدر مجبور ہے — ساغرِ عالم شرابِ درد سے معمور ہے
لاکھ کوئی حکمت و تدبیر سے کاٹے انہیں — لاکھ کوئی خنجر و شمشیر سے کاٹے انہیں
وائے محرومی مگر یہ جال کٹ سکتے نہیں! — راہِ ہستی سے کبھی پتھر یہ ہٹ سکتے نہیں!
مُدتوں سے جو چلا آتا ہے بوسیدہ نظام — کون بدلے گا مرے ہمدم یہ پیچیدہ نظام
کون توڑے گا یہ زنجیرِ قیودِ زندگی — کون پھاندے گا یہ دیوارِ حدودِ زندگی
افتراقِ قومیت، رنگ و وطن کا امتیاز — وائے محرومی یہ تسنیم و چمن کا امتیاز
اِک طرف سامانِ عشرت بار کی بہتات ہے — ایک جانب زندگانی کشتۂ آفات ہے
یہ تمدن دوستو تخلیقِ انسانی سہی — فکرِ آدم عقل و حکمت کی ہی زندانی سہی
یہ تمدن اب خرد سے بھی بدل سکتا نہیں — موت کے سر پر چراغِ زیست جل سکتا نہیں
علمِ حسنِ جہل پر مشقِ ستم کرتا رہے — موت کے ہاتھوں میں خونِ زندگی بھرتا رہے
پھر بھی مٹ سکتا نہیں ہمدم یہ بوسیدہ نظام — کون بدلے گا چمن سے یہ خزاں دیدہ نظام

یہ تجسس، یہ فسوں کاری یہ عظمت کا خیال
سوچتا ہوں کس طرح ٹوٹیں گے یہ رنگین جال

(از خلشِ نگار)

Marfat.com

مزدور باپ

مرا ننھا بہت معصوم ہے اور بھولا بھالا ہے
مرے سینے کی ٹھنڈک میری آنکھوں کا اجالا ہے

ابھی وہ بےخبر ہے بحرِ غم کے تیز ریلوں سے
ابھی وہ بےخبر ہے زندگانی کے جھمیلوں سے

ابھی سے کیوں اُسے میں آشنائے دردِ غم کردوں
دلِ معصوم کو یوں کشتۂ تیغِ الم کردوں

میں اُس کے اشک اپنی خشک آنکھوں میں سمو لوں گا
کہیں افلاس کے پردے میں چھپ چھپ کے میں رو لونگا

اگرچہ مجھکو استغنائے اہلِ زر نے مارا ہے
مگر اُنکے گھروں کو بھی میں نے ہی سنوارا ہے

مرے دم سے ہی قائم ہے یہ رونق کارخانوں کی
خبر دی ہے زمیں والوں کو میں نے آسمانوں کی

مری محنت سے ہی انسان نے پرواز سیکھی ہے
مجھی سے برق رفتاری ہر انداز سیکھی ہے

مجھے اس کے عوض نانِ جویں تک بھی نہیں ملتی
مرے دل کی کلی یادِ مسرت سے نہیں کھلتی

سہوں گا کلفتیں لیکن زباں سے کچھ نہ بولوں گا
میں اس معصوم کمسن پر نہ دل کا بھید کھولوں گا

مرے افلاس کی روداد سن کر وہ بھی روئے گا
بچارا عارضِ گلرنگ کو اشکوں سے دھوئے گا

اُسے رشک آئے گا میری طرح جاگیرداروں پر
مسلط ہوگا جذبِ کمتری اسکے ارادوں پر

میں کیوں اک غنچۂ نوخیز کو برباد کر ڈالوں
میں کیوں ہنستے ہوئے چہرے کو یوں ناشاد کر ڈالوں

مرا ننھا ابھی معصوم ہے اور بھولا بھالا ہے
مرے سینے کی ٹھنڈک میری آنکھوں کا اجالا ہے

(از خلش نگار)

Marfat.com

آخری ملاقات

میں ابھی اُٹھ کے ترے در سے چلا جاؤں گا
اور ترے سر کی قسم پھر نہ کبھی آؤں گا

آج اِک بات فقط پوچھنے میں آیا ہوں
تو مجھے چھوڑ کے ٹھکرا کے چلی جائے گی؟
اور مری درد بھری زیست کو زخمی کر کے
عمر بھر پھر نہ مرے پاس کبھی آئے گی؟

اے مری جانِ سکوں مجھکو ذرا یہ تو بتا
وہ ترا عہدِ وفا خواب تھا؟ افسانہ تھا؟
جب کبھی مجھکو یقیں عشق کا دلواتی تھی
دل ترا جذبۂ اخلاص سے بیگانہ تھا؟

وائے تقدیر کہ یہ پہلے مجھے علم نہ تھا
میرے افلاسِ الم خیز سے ہے عار تجھے
ایک نادار سے کیوں عہدِ وفا باندھا تھا
جب زر و سیم کے ماحول سے تھا پیار تجھے

تیری معذوریٔ غم ریز کا احساس تو ہے
مجھ کو ناسازیٔ حالات سے انکار نہیں
میری ناکامی میں کچھ بخت کا بھی ہاتھ سہی
تو بھی مجبور ہے اس بات سے انکار نہیں

کیسی تفریق ہے زرداری و ناداری کی
میرا افلاس ترے جسم کو اپنا نہ سکا
ریشم و اطلس و کمخواب کی نایابی سے
وائے محرومیٔ تقدیر تجھے پا نہ سکا

Marfat.com

آج کچھ دیر مرے دل کو بہل جانے دے
کل تو تو دور کہیں دور چلی جائے گی
اور مری درد بھری زیست کو زخمی کر کے
عمر بھر پھر نہ مرے پاس کبھی آئے گی

تیرہ و تار سیہ زلف کی پرچھائیں میں
تھوڑی سی دیر مجھے اور سکوں پانے دے
کل تو تو دور بہت دور چلی جائے گی
آج کچھ دیر مرے دل کو بہل جانے دے
پھر ترے در سے ابھی اٹھ کے چلا جاؤں گا
اور ترے سر کی قسم پھر نہ کبھی آؤں گا

کتاب کا انتساب اتنا بہتر ہے کہ اس کی داد نہ دینا میرے
نزدیک گناہ ہے ——

ہر اس شخص کے نام ——

جو صرف اس لئے زندہ ہے کہ
"زندگی بھر زندہ رہنے کے سوا چارہ نہیں"
اس مجموعے میں اسی انتساب کی جھلکیاں جا بجا ملتی ہیں۔

روزنامہ جنگ کراچی
۲۱ر فروری ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

جمالِ رنگیں عیاں ہے اُس کا مگر وہ پھر بھی عیاں نہیں ہے
عجیب رازِ نہاں بنا ہے اگرچہ رازِ نہاں نہیں ہے

یہ امتیازِ مقام کیسا یہاں نہیں ہے وہاں نہیں ہے
مجھے خدارا بتا تُو واعظ کہ اُس کا جلوہ کہاں نہیں ہے

سلاسلِ عشقِ سرمدی میں اُلجھ کے مسرور و شادماں ہوں
خوشا مقدّر کہ قلبِ مخلص اسیرِ زُلفِ بتاں نہیں ہے

یہ میں نے مانا کہ میرے سجدے نہیں ترے سنگِ در کے قابل
مری جبیں کے لئے بھی تیرے سوا کوئی آستاں نہیں ہے

Marfat.com

قفس میں کرتے ہو ذکر مجھ سے وہ اور ہوگا مرے رفیقو

چمن وہ میرا چمن نہیں ہے جو وقفِ جورِ خزاں نہیں ہے

لحاظِ آدابِ فصلِ گُل ہے خموش بیٹھا ہُوں مَیں قفس میں

غلط یہ سمجھے ہیں اہلِ گلشن کہ مجھ کو تابِ فغاں نہیں ہے

وفورِ درد و الم سے راسخ دبے ہُوئے ہو جھکے ہوئے ہو

گراں تو ہے بارِ زندگانی پر اسقدر بھی گراں نہیں ہے

Marfat.com

وہ جلوے کسی کے فروزاں فروزاں

سراپا تجلّی درخشاں درخشاں!

کہی چشمِ پُرنم نے غم کی کہانی!!

رہے نطق سے لب گریزاں گریزاں!

مجھے کر کے رنج و الم کے حوالے

کدھر جا رہے ہو خراماں خراماں!

اُڑائی ہے کس نے خبر یہ خزاں کی

جو غنچوں کے دل ہیں ہراساں ہراساں

حسیں اور بھی ہیں کئی بزمِ دل میں

مگر وہ ہے راسخ نمایاں نمایاں

۲ر نومبر ۱۹۳۷ء

Marfat.com

○

محوِ استقبال ہے ساقی جو میخانے کی خاک
آرہی ہے اُڑ کے شاید تیرے مستانے کی خاک

گردِ شمع کشتہ ہے تا صبح مصروفِ طواف
کسقدر گرویدۂ اُلفت ہے پروانے کی خاک

دیدنی ہے انتہائے جذبۂ سر گشتگی!
نجد میں ہے محوِ گردش قیس دیوانے کی خاک

محفل شب تھی طرب افزا مگر وقتِ سحر
"یادگار رونق محفل تھی پروانے کی خاک"

Marfat.com

پائے مالِ محتسب ہو کر بھی رندوں کے لئے

قابلِ تعظیم ہے اے شیخ پیمانے کی خاک

ساقیِ کوثر ترے در تک رسائی ہو اگر

اپنی آنکھوں سے لگاؤں تیرے میخانے کی خاک

آج شاید چل بسا ہے راسخِ مست و خراب

سر میں ڈالے آ رہے ہیں رند میخانے کی خاک

۵ر دسمبر ۱۹۳۷ء

Marfat.com

○

مخزنِ مشکِ ختن ہے زلفِ عنبر بارِ دوست
رشکِ گلہائے حسیں ہیں عارض و رخسارِ دوست

شامِ غم کے لب پہ تھا افسانۂ زلفِ دراز
صبحِ نو نے آکے چھیڑا نغمۂ رخسارِ دوست

المدد اے جذبۂ تابِ تکلّم المدد
مجھکو ہے مقصود اظہارِ غمِ آزارِ دوست

اب نظر میں کیا سمائے جلوۂ حُسنِ جہاں
قلبِ مخلص ہوگیا ہے محرمِ اسرارِ دوست

136948

Marfat.com

دیدنی ہے ہمصفیر و ارتباطِ کفر و دیں
شیخ کا دل بھی ہے صیدِ حلقۂ زنّارِ دوست

منتظر بیٹھے ہیں کب سے تشنہ کامانِ خلوص
اس طرف بھی اک نظر اے ساغرِ سرشارِ دوست

بلبلیں ہیں محوِ حیرت، گل ہمہ تن گوش ہیں
دیکھ اے راسخ فسونِ گرمیٔ گفتارِ دوست

۲۰، مارچ ۱۹۳۸ء

Marfat.com

○

متاعِ دین و ایماں بھی ہوا نذرِ بتاں اپنا
یہی لے دے کے تھا سرمایۂ تسکینِ جاں اپنا

گُلوں کی آرزو میں پھونک ڈالا آشیانہ بھی
نہ سوچا بلبلِ ناداں نے کچھ سُود و زیاں اپنا

کریں کس مُنہ سے شکوہ ہم صفیرو برقِ سوزاں کا
کیا ہے نذرِ آتش ہم نے خود جب گلستاں اپنا

کہیں بیمِ خزاں ہے ڈر کہیں ہے برق و باراں کا
کہاں جا کر بنائے مرغِ بیکس آشیاں اپنا

Marfat.com

عجب بیگانگی کی رو چلی ہے عصرِ حاضر میں
وہی دشمن ہوا ہے جس کو سمجھا مہرباں اپنا

برنگِ اشکِ پیہم آتشِ غم کے شرارے ہیں
پگھل کر آنکھ سے بہتا ہے یہ سوزِ نہاں اپنا

نہیں مجھ میں کوئی خوبی، نوازش ہے مگر اُس کی
کہ راسخ معتقد ہے آج ہر اہلِ زباں اپنا

پٹنہ ——— ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء

Marfat.com

○

جمالِ جانستاں کی برق افشانی نہیں جاتی
نہیں جاتی ترے جلووں کی تابانی نہیں جاتی

ہزاروں داغ سینے کے نمایاں کر چکا ہوں میں
مرے ظلمتکدے کی تیرہ سامانی نہیں جاتی

نہ ساقی ہے نہ ساغر ہے نہ مینا ہے نہ میخانہ
نہیں ہے کچھ بھی لیکن کیفِ سامانی نہیں جاتی

کسی کی نرگسی آنکھوں کا یہ احسان ہے مجھ پر
پیئے جاتا ہوں لیکن پاکدامانی نہیں جاتی

Marfat.com

اِدھر کچھ منتشر سا ہے مرا شیرازۂ ہستی
اُدھر زُلفِ پریشاں کی پریشانی نہیں جاتی

تسلی جب وہ دیتے ہیں سنبھل جاتا ہے دل اکثر
مگر چشمِ حزیں کی اشک افشانی نہیں جاتی

بھلا ترکِ جفا پر بھی یہ کیا کم ہے جفا راسخ
کہ اِک مدت سے اب اُن کی پشیمانی نہیں جاتی

۲ ستمبر ۱۹۴۲ء

Marfat.com

بہارِ باغِ عالم ایک رنگیں دام ہے ساقی
دلِ انساں اسیرِ حلقۂ اوہام ہے ساقی

ابھی کچھ اور مجھ کو بادۂ سرمد کے ساغر دے
مرے دل میں ابھی اندیشۂ انجام ہے ساقی

متاعِ رندِ بے مایہ نہیں ہے ماسوا اس کے
کہ اک ٹوٹی صراحی اک شکستہ جام ہے ساقی

جوانمردی سے آلامِ زمانہ سہنے والوں میں
سرِ فہرست تیرے میکشوں کا نام ہے ساقی

Marfat.com

ترے دشمن نے توقیرِ فلک کو روند ڈالا ہے
ترا بندہ مگر محوِ غمِ ایام ہے ساقی
حیاتِ چند روزہ مشتمل ہے چند آہوں پر
یہی آہیں ہیں جن کا زندگانی نام ہے ساقی
کہاں تیری سخاوت ہے کہاں ہے تیری فیاضی
ترا راسخ ابھی تک تشنہ و ناکام ہے ساقی

۵ راپریل ۱۹۴۴ء

Marfat.com

○

خزاں کو بھی بہارِ جاوداں کہنا ہی پڑتا ہے
کسی بیدادگر کو مہرباں کہنا ہی پڑتا ہے
کوئی بھی قلزمِ دل کی عمیقی کو نہیں پہنچا
اس اِک قطرے کو بحرِ بیکراں کہنا ہی پڑتا ہے
تری نظروں نے بسمل کر دیا ہے اہلِ محفل کو
ترے غمزوں کو شمشیر و سناں کہنا ہی پڑتا ہے
غزل میں استعاروں میں اشاروں میں کنائیوں میں
بہرصورت ہمیں رازِ نہاں کہنا ہی پڑتا ہے

Marfat.com

نگاہوں ہی نگاہوں میں عموماً راز کھلتے ہیں
اِن آنکھوں کو بھی دل کا ترجماں کہنا ہی پڑتا ہے

ترے در تک جو پہنچا ہے بڑی مشکل سے پہنچا ہے
ترے کوچے کو دارالامتحاں کہنا ہی پڑتا ہے

محبّت کے سوا تو زندگی بھی موت ہے راسخ
محبّت کو بالآخر جانِ جاں کہنا ہی پڑتا ہے

۷ جولائی ۱۹۷۷ء

Marfat.com

○

پیرِ میخانہ کا مے نوشوں پہ لطفِ عام تھا
وائے محرومی کہ میرا پھر بھی خالی جام تھا

اللہ اللہ نوجوانی کا سماں، یادش بخیر
ہاتھ میں ساغر، بغل میں ساقئ گلفام تھا

اے خوشا ٹوٹا ہے اب سحرِ فریبِ آرزو
مدتوں سے میں اسیرِ حلقۂ اوہام تھا

چند افسردہ سی کلیاں چند پروانوں کی خاک
شامِ عشرت کا یہ ہنگام سحر انجام تھا

Marfat.com

ہائے وہ ایّام رفتہ کسقدر پُر کیف تھے

جب مرادِ دل بے نیازِ گردشِ ایّام تھا

اختتامِ شب پہ اُس کی بیقراری کیا کہیں

عاشقِ مہجور مثلِ مُرغِ زیرِ دام تھا

وقتِ آخر دید نی تھا راسخؔ مضطر کا حال

جان ہونٹوں پہ تھی لیکن لب پہ تیرا نام تھا

۲۴ر جولائی ۱۹۴۴ء

Marfat.com

سوزِ فراق دل کو جلائے تو کیا کروں

اِک بے وفا کی یاد ستائے تو کیا کروں

بن کر سرور و کیف وہ مستِ شباب و حُسن

میرے دل و دماغ پر چھائے تو کیا کروں

وقفِ خزاں ہے مُدتوں سے باغِ آرزو

وہ رشکِ صد بہار نہ آئے تو کیا کروں

آنسو تو پونچھ لُوں ترے کہنے پہ میں مگر

قلبِ حزیں قرار نہ پائے تو کیا کروں

Marfat.com

رنجیدگی کے لاکھ ارادے ہوں مستقل
لیکن بچشمِ تر وہ منائے تو کیا کروں

یہ تو بجا ہے بادہ پرستی حرام ہے
وہ چشمِ مست مجھ کو پلائے تو کیا کروں

تلقینِ صبر و ضبط اے راسخ بجا سہی
فرطِ الم سے دل جو بھر آئے تو کیا کروں

۱۱ مارچ ۱۹۴۵ء

Marfat.com

○

میرے دل و دماغ پہ چھانے لگا ہے کون
بزمِ تصوّرات میں آنے لگا ہے کون

چھیڑا ہے کس نے نغمۂ پُرکیف و دلنشیں
کون و مکاں کو وجد میں لانے لگا ہے کون

کس برقِ دلفروز کے جلووں کی ہے نمود
ذرّوں کو آفتاب بنانے لگا ہے کون

مہتابِ زرفشاں بھی ہے بادل میں چھپ گیا
پردہ رُخِ حسیں سے اُٹھانے لگا ہے کون

Marfat.com

چھایا ہُوا ہے دہر میں ہر سُو سکوتِ مرگ
رودادِ ہجر آج سنانے لگا ہے کون

تارے بھی سوگوار ہیں شبنم بھی اشکبار
اُٹھ کر تمہاری بزم سے جانے لگا ہے کون

برقِ عتاب دیکھئے راسخ کہاں گرے
دیکھیں صلہ وفا کا یہ پانے لگا ہے کون

۱۵ر جون ۱۹۷۵ء

Marfat.com

○

تپش داغِ نہاں کی دل کو گرماتی ہے برسوں سے
مجھے اِک بے وفا کی یاد تڑپاتی ہے برسوں سے

نہ جانے وہ کہاں میخانۂ عالم میں مخفی ہے
جو چشمِ مست مجھ پر کیف برساتی ہے برسوں سے

دعا ہے یہ کہ اُس تیغِ نظر کی خیر ہو یا رب
جو میرے دل پہ مشقِ جور فرماتی ہے برسوں سے

کسی کی زلفِ پیچاں کا تصوّر پوچھتے کیا ہو
مرے سینے پہ اِک ناگن سی بل کھاتی ہے برسوں سے

Marfat.com

بڑی مدّت سے دل پر نقش ہیں دھندلی سی کچھ یادیں
وہی یادیں کہ جن کی یاد تڑپاتی ہے برسوں سے

مجھے اُن سے محبت ہے مجھے اُن سے محبّت ہے
زباں میری یہی اِک بات دُہراتی ہے برسوں سے

اسیرِ حلقۂ دامِ بہاراں ہوں میں اے راسخ!
نظر میری فریبِ رنگ و بو کھاتی ہے برسوں سے

۲۷ جولائی ۱۹۷۵ء

Marfat.com

○

برقِ تجلّیاتِ حسن دل پہ گرا گیا کوئی

خرمنِ صبر و ضبط میں آگ لگا گیا کوئی

میرے تصوّرات کی بزم پہ چھا گیا کوئی

رگ رگ میں روحِ زندگی بن کے سما گیا کوئی

چشمِ جنوں طراز کی ہائے رے فتنہ کاریاں

عالمِ جذب و شوق میں حشر اٹھا گیا کوئی

ویسے بھی اضطرابِ دل کم تو نہیں تھا اے ندیم

خواب میں آکے بیکلی اور بڑھا گیا کوئی

Marfat.com

تازہ بہ تازہ نو بہ نو باہمہ اہتمامِ حسن
بن کے بہارِ بے خزاں باغ پہ چھا گیا کوئی

حسنِ جفا شعار کا لطف و کرم تو دیکھئے
میری حیات سربسر درد بنا گیا کوئی

راسخِ غم نصیب کو دیکھ کے چشمِ ناز سے
کر کے ہلاکِ آرزو آنکھ چرا گیا کوئی

یکم نومبر ۱۹۴۵ء

Marfat.com

مری ہستی مٹائی جا رہی ہے
محبت آزمائی جا رہی ہے

بہ ایمائے نگاہِ فتنہ پرور
قیامت اِک اُٹھائی جا رہی ہے

مدد اے جذبۂ ذوقِ تماشا
نقابِ رُخ اٹھائی جا رہی ہے

وہ آئے ہیں سرِ بزمِ تصوّر
خوشی ہر سمت چھائی جا رہی ہے

Marfat.com

محبت کی جنوں پرور کہانی
کسی کو پھر سُنائی جا رہی ہے

وفورِ غم سے آنسو بہہ رہے ہیں
لگی دل کی بجھائی جا رہی ہے

یہ اب ترکِ وفا کی مجھ پہ راسخ
نئی تہمت لگائی جا رہی ہے

یکم جنوری ۱۹۴۶ء

Marfat.com

مجاہد کو ہراساں کیا کرے گا بیمِ جنگ آخر

جواں ہوتے ہیں طوفانوں میں ہی پل کر نہنگ آخر

مبارک ہو تمہیں اے شمعِ آزادی کے پروانو

ہوئے رخصت اٹھا کر بوریا اہلِ فرنگ آخر

مآلِ عیش و مستی ماسوائے درد و غم کیا ہے

رلاتی ہے لہو دل کو شرابِ لالہ رنگ آخر

وہی عہدِ جہالت کا جنوں ہم کو عطا کر دے

الٰہی عقل سر کے فتنوں سے ہم آئے ہیں تنگ آخر

Marfat.com

اچانک زندگانی کا کھلونا ٹوٹ جائے گا
اُڑے گا تا کجا دوشِ ہوا پر یہ پتنگ آخر

خزاں میں بھی گریباں چاک کر ڈالے تو پھر کیا ہے
یہ دیوانہ ہو کیوں زندانیِ ناموس و ننگ آخر

اگر ذہنِ رسا بخشا ہے قدرت نے اُسے راسخ
کوئی پھر کیا کرے گا قافیہ شاعر کا تنگ آخر

۳ فروری ۱۹۵۶ء

Marfat.com

مطمئن ہیں ہوس کی نگاہیں ابھی
خوب تابندہ ہیں رقص گاہیں ابھی

طوق بن کر گلے میں پڑی ہیں مرے
دُخترِ افرنگ کی گوری باہیں ابھی

ہمصفیرو جو غارتگرِ ہوش ہیں
وہ مری تاک میں ہیں نگاہیں ابھی

ہر نفس بوالہوس کا فلک سوز ہے
نارسا ہیں محبت کی آہیں ابھی

Marfat.com

قصرِ الحاد پر ضو فشاں ہے قمر
حق پرستی کی تیرہ ہیں راہیں ابھی

اپنے ایماں پہ شائد بھروسہ نہیں
ڈھونڈھتا ہے مسلماں پناہیں ابھی

چشمِ بینا تو رکھتا ہے راسخ مگر
مصلحت آشنا ہیں نگاہیں ابھی

۲۵ مئی ۱۹۵۶ء

Marfat.com

شبِ غم سوزِ الفت کے شرارے یاد کرتے ہیں

تمہیں میرے جہاں کے چاند تارے یاد کرتے ہیں

خدا حافظ، مری توبہ کے رکھوالو خدا حافظ

مجھے ابرِ بہاراں کے اشارے یاد کرتے ہیں

شبِ فرقت سرشکِ غم چمکتے ہیں سرِ مژگاں

کسی مہوش کو یہ ٹوٹے ستارے یاد کرتے ہیں

دلِ حسرت زدہ کو پھر تشفّی کی ضرورت ہے

ترے دامن کو پھر آنسو ہمارے یاد کرتے ہیں

Marfat.com

یکایک آج طوفاں تھم گئے موجوں نے رُخ بدلا
مری کشتی کو شاید پھر کنارے یاد کرتے ہیں

مری جانب نگاہیں اُٹھ رہی ہیں بار بار اُن کی
مرے اس ڈوبتے دل کو سہارے یاد کرتے ہیں

شباب و شعر کے رنگین و دلکش باغ میں راسخ
کسی گلرو کو میرے استعارے یاد کرتے ہیں

یکم اگست ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

کب تک ٹھہرے جانے والا
آئے گا کب آنے والا
میرے دل کی بات سنائے
ہر غنچہ مرجھانے والا
کب تک دل میں آگ چھپائے
تیرا راز چھپانے والا
میری الجھن بھی سلجھائے
زلفوں کو سلجھانے والا

Marfat.com

اوجھل ہوگا کیسے مجھ سے

لاکھ چھپے شرمانے والا

کس حسرت سے آج اٹھا ہے

تیرے ناز اٹھانے والا

راتیں نبضیں ڈوب چلی ہیں

کب آئے گا آنے والا

۱۲ اگست ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

بہارِ مے سے پھر تجدیدِ پیماں ہم بھی کرتے ہیں
سُبو کو اشکِ خوں سے گل بداماں ہم بھی کرتے ہیں

سرِ محفل عیاں غمہائے پنہاں ہم بھی کرتے ہیں
دلِ سوزاں کے داغوں کو نمایاں ہم بھی کرتے ہیں

جہاں میں آندھیاں غم کی جو چلتی ہیں تو چلنے دو
چراغِ آرزو دل میں فروزاں ہم بھی کرتے ہیں

یہ خوش ہے باغباں اس پر ہمیں پھر عذر ہی کیا ہے
نشیمن کو حریفِ برق و باراں ہم بھی کرتے ہیں

Marfat.com

خزاں دیدہ گلوں کی دید سے تسکین کیا ہوگی
بہ مجبوری مگر سیرِ گلستاں ہم بھی کرتے ہیں

خدا جانے کہ کل جوشِ جنوں میں حشر کیا ہوگا
مگر اب تو رفو چاکِ گریباں ہم بھی کرتے ہیں

نہیں موقوف تم پر احترامِ فصلِ گل راسخؔ
یقیں جانو کہ تعظیمِ بہاراں ہم بھی کرتے ہیں

۱۳ اگست ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

شاید کہ اعتبارِ محبّت نہیں ہنوز
رہتا ہے مجھ سے دُور وہ زہرہ جبیں ہنوز

یادش بخیر، عہدِ جوانی کی دلکشی
پیشِ نظر ہے جلوۂ خلدِ بریں ہنوز

عرصہ ہُوا ہے ترکِ محبّت کیئے ہوئے!
پھر بھی کسی کی یاد ہے دل کے قریں ہنوز

ذوقِ نظر تو ہے ترے جلووں سے بہرہ ور
لیکن رہینِ یاس ہے قلبِ حزیں ہنوز

Marfat.com

پھر اُن کے آستاں پہ لٹانے کے واسطے
سجدے اٹھائے پھرتی ہے میری جبیں ہنوز

ہر شاخِ گل ہے دردِ جدائی سے مضطرب
آئی نہیں چمن میں مری "یاسمیں" ہنوز

اے دوستو خلوصِ عیادت کا شکریہ
بیمارِ غم ہے راسخِ گوشہ نشیں ہنوز

۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

محبّت کی باتیں وفا کا ترانہ

فریبِ مجسّم، فسانہ فسانہ

ذرا دیکھئے جیت ہوتی ہے کس کی

اُدھر بجلیاں ہیں اِدھر آشیانہ

محبّت کی روداد گو ہے پُرانی

مگر پھر بھی دُہرا رہا ہے زمانہ

زہے خوش نصیبی زہے کامرانی

جبیں کو ملا ہے ترا آستانہ

Marfat.com

مرے ذہن پر آج بھی مرتسم ہے
وہ آغازِ الفت کا رنگیں زمانہ
ہوئے محوِ خوابِ عدم یار اکثر
مَیں کہتا رہا زندگی کا فسانہ
ہُوا وقت کے ساتھ رخصت وہ آتش
وفورِ جنوں ، جذبۂ والہانہ

۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

شراب ناب سے ساقی سے پیمانوں سے کیا شکوہ
جو محرومی ہو قسمت میں تو میخانوں سے کیا شکوہ

خرد والو، پریشاں حال انسانوں سے کیا شکوہ
چلو چھوڑو یہ دیوانے ہیں دیوانوں سے کیا شکوہ

نہ راس آئے اگر فصلِ بہاراں غنچۂ دل کو
تو پھولوں سے گلہ کیسا گلستانوں سے کیا شکوہ

تری پرکیف آنکھوں کے جنوں پرور اشاروں سے
جو زاہد بھی بہک جائیں تو مستانوں سے کیا شکوہ

Marfat.com

دلِ مضطر کی بیتابی کہیں بھی کم نہیں ہوتی
چمن زاروں سے کیا شکوہ بیابانوں سے کیا شکوہ

جہاں سے اُٹھ گئے وہ پاسباں ناموسِ ملّت کے
جو ننگِ قوم ہوں ایسے مسلمانوں سے کیا شکوہ

شکایت بھی ہوا کرتی ہے اپنوں ہی سے اے آسخ
جو بیگانے ہیں، بیگانے ہیں بیگانوں سے کیا شکوہ

۲ر فروری ۱۹۵۷ء

Marfat.com

نہیں محفوظ ناموسِ گلستاں ہم نہ کہتے تھے
چمن کی تاک میں ہے برقِ سوزاں ہم نہ کہتے تھے

بالآخر بادِ صرصر باغ کو برباد کر دے گی
خزاں کی زد میں آئیں گی یہ کلیاں ہم نہ کہتے تھے

ہزاروں خار پوشیدہ ہیں ان پھولوں کے دامن میں
سراب رنگ و بو ہے یہ گلستاں ہم نہ کہتے تھے

تکلف برطرف، اے قلبِ حسرت آشنا تم کو
نہ راس آئے گی یہ فصلِ بہاراں ہم نہ کہتے تھے

Marfat.com

زمانے سے مٹا کر ہم کو پچھتائے گا تو آخر
تجھے یہ بات اے حسنِ پشیماں ہم نہ کہتے تھے

یہ تہذیبِ فرنگی، یہ ہوس کاری، یہ عُریانی
پیامِ موت ہے بہرِ مسلماں ہم نہ کہتے تھے

خرد کی فتنہ کاری سے پریشاں ہیں کیسے اے آسخ
لہو روئے گی آخر چشمِ انساں ہم نہ کہتے تھے

۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء

Marfat.com

○

آنکھ اُٹھی، نقاب تک پہنچی
تشنہ کامی سراب تک پہنچی

وائے حسرت کہ میری بیتابی
پھر عروجِ شباب تک پہنچی

حُسنِ جنّت کی داستاں سُن کر
حرص، زُہد و ثواب تک پہنچی

اُن کے رخسار کے تصوّر میں
چشمِ حسرت گلاب تک پہنچی

Marfat.com

اضطرابِ غزل کی صورت میں

تارِ چنگ و رباب تک پہنچی

اُن کے وعدوں کی انتہا دیکھو

بات روزِ حساب تک پہنچی

میرے شعروں کی دلکشی راسخ

اُن کے حُسن و شباب تک پہنچی

۱۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

Marfat.com

○

الٰہی کس کی ہے یہ افسوں کاری

کہ ہر سُو ہے جمودِ مرگ طاری

وہاں نغموں کی دل کو جستجو ہے

جہاں کچھ بھی نہیں جُز آہ و زاری

تبسم کھیلتا ہے میرے لب پر

مگر آنکھیں ہیں محوِ اشک باری

کسی کی بزم میں اے ہمصفیرو

نہ کام آئی مری جادو نگاری

Marfat.com

سنائیں کیا تمہیں افسانۂ غم
نہ پوچھو دوستو حالت ہماری
وُہی دِل ہے وُہی دردِ محبّت
وُہی دن رات کی ہے بیقراری
نہیں فرصت غموں سے گرچہ آتیخ
مگر مشقِ سخن ہے پھر بھی جاری

۱۹ دسمبر ۱۹۵۷ء

Marfat.com

○

پھولوں سے پُر ہو دامنِ گلزار اور بھی

آنسو بہالے دیدۂ خوں بار اور بھی

دُھل جائیں داغہائے معاصی مِرے تمام

کھل کر برس اے رحمتِ غفّار اور بھی

ناصح تری نوازشِ پیہم کا شکریہ

تیرے سوا ہیں کچھ مرے غمخوار اور بھی

مَیں نے کیا ہے جرمِ محبّت کا ارتکاب

یا کچھ خطا ہے اے مری سرکار اور بھی؟

Marfat.com

اُس حُور وش نے اُن کو سنوارا ہے اس طرح
سر چڑھ گئے ہیں گیسوئے خمدار اور بھی

آنے لگے ہیں ہوش میں پھر حضرتِ کلیم
اے برقِ طور لمعۂ انوار اور بھی

راسخ جو دوستوں سے ہو خواہش نباہ کی
کرنا پڑے گا کچھ تمہیں ایثار اور بھی

۱۴ فروری ۱۹۵۸ء

○

دلِ مضطر مصائب میں اُلجھ کر شاد ہوتا ہے
یہ وہ گھر ہے جو ویراں ہو تو پھر آباد ہوتا ہے

تری جادو بھری نظروں کے مستانہ اشاروں سے
کوئی آباد ہوتا ہے کوئی برباد ہوتا ہے

ستارے بھی وفورِ درد سے بیتاب ہوتے ہیں
کوئی حسرت زدہ جب مائلِ فریاد ہوتا ہے

نشاطِ بزمِ ہستی کی تمنّا ہی نہیں رہتی
جب انساں آشنائے لذّتِ بیداد ہوتا ہے

Marfat.com

کوئی کوتاہیِ پرواز کا شکوہ نہیں کرتا
جہاں دیکھیں چمن میں، شکوۂ صیاد ہوتا ہے

پئے تعذیر حاضر ہے اسیرِ کاکلِ پیچاں
خدا جانے کہ اُن کے لب سے کیا ارشاد ہوتا ہے

نہ پوچھو تم تلون کیشیِ راسخ کا افسانہ
ابھی یہ شاد ہوتا ہے ابھی ناشاد ہوتا ہے

۱۴، مارچ ۱۹۵۸ء

Marfat.com

○

جو سفینہ تند موجوں میں مچل سکتا نہیں
وہ کبھی گرداب و طوفاں سے نکل سکتا نہیں

جس کا کردار و عمل ہو وجہ تذلیلِ حیات
وہ زمانے کے سنبھالے سے سنبھل سکتا نہیں

قصۂ دار و رسن میں نے سُنا ہے بارہا
رُعبِ باطل سے دلِ مومن دہل سکتا نہیں

لاکھ کوشش بھی کرے انسان جینے کی مگر
موت کا وقت معیّن پھر بھی ٹل سکتا نہیں

Marfat.com

مشرقِ بطحا سے ہے مہرِ نبوّت کی نمود

اب زمانے میں چراغِ کفر جل سکتا نہیں

لاکھ سیّاروں تک اِنساں دسترس حاصل کرے

پھر بھی قسمت کے ستاروں کو بدل سکتا نہیں

اُس کو راستے کس طرح ہو منزلِ راحت نصیب

جو زمانے کی کٹھن راہوں پہ چل سکتا نہیں

۵ مئی ۱۹۵۸ء

Marfat.com

○

نظر اُن کی اگرچہ خشمگیں معلوم ہوتی ہے
مگر پھر بھی محبّت آفریں معلوم ہوتی ہے

نہ پوچھ اے ہمنشیں نیرنگیاں دردِ محبّت کی
کہیں سے ٹیس اُٹھتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

مِری رگ رگ میں غم کی آگ کے شعلے بھڑکتے ہیں
مِری ہر سانس آہِ آتشیں معلوم ہوتی ہے

تصوّر بن کے پنہاں ہے مِرے سینے کے پردوں میں
تِری تصویر بھی پردہ نشیں معلوم ہوتی ہے

Marfat.com

کسے غمخوار سمجھوں میں کسے دشمن کہوں یارب

لہو سے تر مجھے ہر آستیں معلوم ہوتی ہے

خلوصِ عشق اے واعظ کہاں ہے تیرے سجدوں میں

ملوث حرص سے تیری جبیں معلوم ہوتی ہے

اِک ایسا دَور بھی آتا ہے راسخ زندگانی میں

کہ جب ہر چیز دُنیا کی حسیں معلوم ہوتی ہے

۲۲؍ اگست ۱۹۵۸ء

Marfat.com

○

تصوّر ہے فرازِ عرش سے بھی بالا تر اپنا!
نہ جانے کس کے در پر خم ہوا ہے آج سر اپنا
عجب انداز ہے اپنے تخیّل کی بلندی کا
کہ اکثر چاند کی وادی سے ہوتا ہے گذر اپنا
شبِ غم چشمِ خوں آشام کی روداد کیا کہئیے
لہو بن بن کے بہہ نکلا ہے ہر لختِ جگر اپنا
مریضِ دردِ اُلفت کا ہے وقتِ آخریں شائد
کہ دل تھامے ہوئے بیٹھا ہوا ہے چارہ گر اپنا

Marfat.com

نہ رستے کی خبر ہے اور نہ منزل کا تعین ہے
مرے راہوارِ غم یہ ختم کب ہوگا سفر اپنا

وہی رنگِ تغزل ہے وہی پامال راہیں ہیں
سمٹ کر رہ گیا ہے چند شعروں میں ہنر اپنا

زمانہ مصلحت اندیشیوں میں محو ہے راسخ
بدل ڈالو خدا را تم بھی اندازِ نظر اپنا

۲۵ ستمبر ۱۹۵۸ء

Marfat.com

○

اشک بہتے ہیں، داغ جلتے ہیں
سیلِ غم میں چراغ جلتے ہیں

آہِ سوزاں سے داغ جلتے ہیں
بادِ صرصر سے باغ جلتے ہیں

تیرے جلووں کی تابشیں، توبہ
دل تو دل ہیں دماغ جلتے ہیں

میکدے میں ہے روشنی ہر سُو
سوزِ مے سے ایاغ جلتے ہیں

Marfat.com

اہلِ عسرت کی بے نیازی پر
کیوں یہ اہلِ فراغ جلتے ہیں
مرغِ گلشن کو دیکھ کر شاداں
رشک و حسرت سے زاغ جلتے ہیں
مرے ظلمتکدے میں اے راسخ
آنسوؤں کے چراغ جلتے ہیں

۳۱ر جنوری ۱۹۵۹ء

Marfat.com

ہوتے تھے جو کبھی مجھے بیزار دیکھ کر
حیراں ہوں اُن کو آج میں غمخوار دیکھ کر

افسوس چارہ سازِ محبت بھی ناگہاں!
گھبرا گیا ہے حالتِ بیمار دیکھ کر

دشمن رہینِ یاس ہے حیراں ہے بوالہوس
اہلِ وفا کا جذبۂ ایثار دیکھ کر

انسانیت ہے فرطِ ندامت سے سرنگوں
یہ افتراقِ سُبحہ و زنّار دیکھ کر

Marfat.com

حسنِ عمل پہ حضرتِ واعظ کو ہے غرور
نازاں ہیں ہم بھی رحمتِ غفّار دیکھ کر

دامن میں اپنے شانِ کریمی نے لے لیا
روزِ حساب ہم کو گنہگار دیکھ کر

راسخ نہ پوچھ قیمتِ جنسِ وفا ہمیں
بکتے ہیں ہم خلوصِ خریدار دیکھ کر

۲۸ فروری سنہ ۱۹۷۹ء

Marfat.com

○

آہِ سوزاں، نالۂ شب گیر سے باتیں کریں

آؤ اِک آسمانِ پیر سے باتیں کریں

اس طرح شاید بہل جائے دلِ حسرت نصیب

شامِ فرقت یار کی تصویر سے باتیں کریں

بن چکا ہے دل ہدف تیرِ نگاہِ ناز کا!

آؤ تنہائی میں اِس نخچیر سے باتیں کریں

مُدتوں ہم نوکِ مژگاں سے رہے ہیں ہمکلام

اب سرِ میداں خدنگ و تیر سے باتیں کریں

Marfat.com

عرصۂ محشر ہے اٹھو بخت کے مارو، ذرا
آج کھل کر کاتبِ تقدیر سے باتیں کریں

پھر جنونِ عشق میں حد سے بڑھا جاتا ہے دل
پھر کسی کے کاکلِ شبگیر سے باتیں کریں

شاعرِ کامل کے شعروں سے کریں حاصل ہنر
آؤ اے راسخ جنابِ میرؔ سے باتیں کریں

۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

جب خدا خود مرا ناخدا بن گیا

حلقۂ موج بھی آسرا بن گیا

ساقیٔ دلربا کی جو اٹھی نظر

ساغرِ تلخ بھی کیف زا بن گیا

داغہائے محبت کی بہتات سے

دل مرا گلشنِ جانفزا بن گیا

چارہ سازوں کی چارہ گری دیکھئے

درد ہی بڑھتے بڑھتے دوا بن گیا

Marfat.com

میرے عشق و جنوں کا یہ اعجاز ہے
بے وفا بھی وفا آشنا بن گیا

دیکھ کر گلستاں میں تبسم ترا
کھل کے غنچہ گلِ خوشنما بن گیا

اللہ اللہ تمہاری نگاہِ کرم
راسخ بینوا کیا سے کیا بن گیا

۲ر اپریل ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

شعلوں کو دیکھ لوں کہ شراروں کو دیکھ لوں
اس برقِ وش کے شوخ نظاروں کو دیکھ لوں

کیسے فسونِ ناز سے کرتے ہیں دل کو رام
جادو نگاہ شعبدہ کاروں کو دیکھ لوں

مجھ کو چمن سے پیار ہے اس سے غرض نہیں
سرو و سمن کو دیکھ لوں خاروں کو دیکھ لوں

اتنی تو کر عطا مجھے فرصت کہ سیلِ غم
اک بار دور ہی سے کناروں کو دیکھ لوں

Marfat.com

پھر فیصلہ کروں گا میں مرگ و حیات کا
پہلے کسی کے مست اشاروں کو دیکھ لوں

پھولوں سے تو وفا کی توقع نہیں رہی
اب آزما کے میں ذرا خاروں کو دیکھ لوں

راسخ کہاں یہ رونقیں ہوتی ہیں روز روز
جی بھر کے آج بزم میں یاروں کو دیکھ لوں

Marfat.com

○

بڑا خوش خُلق ہے اَے مے پرستو پیرِ میخانہ

عجب کیا ہے پلٹ جائے جو اَب تقدیرِ میخانہ

بھلا شیخ و برہمن میکدے کی قدر کیا جانیں

کسی میخوار سے پُوچھے کوئی توقیرِ میخانہ

وہ اپنے بھی گریباں میں ذرا مُنہ ڈال کر دیکھیں

سرِ منبر کھڑے کرتے ہیں جو تکفیرِ میخانہ

کسی کا دل دُکھانے سے فلک بھی کانپ جاتا ہے

خدا کے واسطے واعظ نہ کر تحقیرِ میخانہ

Marfat.com

مریضِ غم اگر اچھا نہ ہو جائے ہمیں کہنا

پلا دو آج تھوڑی سی اسے اکسیرِ میخانہ

ہوائے ملک گیری یہ سکندر کو مبارک ہو

ہمیں کافی ہے اے ساقی فقط جاگیرِ میخانہ

ہمارے راسخ بے راہرو کی خیر ہو یارب

سنا ہے ہو رہی ہے آج پھر تطہیرِ میخانہ

۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

میں پی کر مئے خانہ سازِ محبّت
بتاؤں گا رندوں کو رازِ محبّت
نگاہِ بصیرت نے دیکھا ہے اکثر
حقیقت میں پنہاں مجازِ محبّت
وہ آغازِ الفت کی پُرکیف باتیں
کہاں اب وہ راز و نیازِ محبّت
تکلّم سے ہے بے رُخی سی ہویدا
نظر اُن کی ہے دلنوازِ محبّت

Marfat.com

کسی کی خوشی کے لئے ہم نے برسوں

چھپایا ہے سینے میں رازِ محبت

نہیں ہے گوارا ہمیں عاشقی میں

تمیزِ ستم، امتیازِ محبت

وہ اشعار کیا ہیں، غزل کیا ہے راسخؔ

نہ ہو جس میں سوز و گدازِ محبت

۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

مرا قلب ہے بیقرارِ تمنّا!

کھٹکتا ہے سینے میں خارِ تمنّا

رُخِ پُرضیا نیم خوابیدہ آنکھیں

سُرورِ محبّت، خمارِ تمنّا

تڑپتا ہے مرغِ مقیّد کی صورت

دلِ مضطرب ہے شکارِ تمنّا

سجی ہے مرے دل میں بزمِ تصوّر

نظر میں ہے وہ نو بہارِ تمنّا

Marfat.com

رہیں داغ سینے کے سرسبز یارب
شگفتہ رہے لالہ زارِ تمنّا

مرا دل ہے مُردہ امیدوں کا مدفن
یہ سینہ مرا ہے مزارِ تمنّا

نہیں چند پھولوں پہ موقوف راسخ
ہے سارا چمن دلفگارِ تمنّا

۲۶ر نومبر ۱۹۵۶ء

Marfat.com

○

بیتاب ہو کے تجھ کو پکارا کہاں کہاں
پہنچا ہُوں لے کے تیرا سہارا کہاں کہاں

پہلی نظر نے کر دیا قلب و جگر کو خاک
دیکھیں گرے یہ برق دوبارہ کہاں کہاں

سیلِ الم ہے موجِ حوادث کا جوش ہے
طوفانِ غم نے مجھکو اُبھارا کہاں کہاں

گاہے درِ رقیب ہے گاہِ درِ حبیب
لے کر گیا نصیب ہمارا کہاں کہاں

Marfat.com

کعبے میں بادہ خانے میں دیر و کنشت میں
اپنے خدا کو ہم نے پکارا کہاں کہاں

آنکھوں میں ہے نہاں کبھی دل میں مکیں کبھی
رہتا ہے میرا انجمن آرا کہاں کہاں

راسخ تری تلاش میں اے جانِ اضطراب
پھرتا رہا ہے بخت کا مارا کہاں کہاں

Marfat.com

○

وہ لاکھ نظریں چرائیں مجھ سے رہیں گریزاں ہزار مجھ سے
مجھے تو پھر بھی یہ حسنِ ظن ہے کہ اُن کو ابتک ہے پیار مجھ سے

زمانہ گذرا روش روش پر خزاں نے ڈیرے جما لئے ہیں
نہ آئی میرے چمن میں پھر کر کچھ ایسی روٹھی بہار مجھ سے

چمن سے رخصت ہوا تھا جب میں اسیرِ رنج و ملال ہو کر
حسین کلیاں بھی رو رہی تھیں لپٹ کے بے اختیار مجھ سے

مرے رفیقو کرم کرو تم نہ مجھ کو احسان سے نوازو
تمہارے احسان کے تصدّق نہ اُٹھ سکے گا یہ بار مجھ سے

Marfat.com

مری ہی اُلفت نے غیر فانی بنا دیا ہے جمال تیرا
جہاں میں قائم ہے درحقیقت یہ تیرا حُسن و وقار مجھ سے

تری نظر میں مری محبت کی قدر کیا ہے مقام کیا ہے
تری محبت میں ہو چکے ہیں کئی شہید و نثار مجھ سے

ہزار چاہا یہ میں نے راسخ کہ دوستوں پر گراں نہ گذرے
فسانۂ غم طویل تر تھا نہ ہو سکا اختصار مجھ سے

Marfat.com

○

آج اُن کا بھی انتظار نہیں
پھر بھی دل کو مِرے قرار نہیں

چشمِ ساقی میں جو چھلکتا ہے
چشمِ نرگس میں وہ خمار نہیں

اپنے دل پر بھی بس نہیں اپنا
اُن کے دل پر بھی اختیار نہیں

لاکھ غم سے رہیں گریہ نال ہم
پھر بھی غم سے رہِ فرار نہیں

Marfat.com

ایک ساغر میں ہی بہک جائیں
مے پرستوں کا یہ شعار نہیں
اُن کے وعدوں کا ہے یقیں لیکن
اپنی ہستی کا اعتبار نہیں
میں ہُوں راسخ خلوص کا بندہ
مرا مسلک حصولِ کار نہیں

۳ر دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

ذکرِ جاناں چاہیئے یا فکرِ دوراں چاہیئے
زندگی میں دل لگی کا کچھ تو ساماں چاہیئے

عالمِ بے چارگی میں پھر رہے ہیں در بدر
کچھ کرم اہلِ ہنر پہ چرخ گرداں چاہیئے

زہر دیتا ہے تو دے اے چارہ گر بہرِ خدا
جس طرح بھی ہو علاجِ دردِ پنہاں چاہیئے

شرطِ دینداری نہیں واعظ فقط ریشِ دراز
اس ریاکاری سے پہلے دل مسلماں چاہیئے

Marfat.com

میرے انبارِ معاصی کو ڈبونے کے لئے
ایک بحرِ بیکراں اے چشمِ گریاں چاہیئے

ظلمتِ الحاد میں انساں بھٹک سکتا نہیں
دل میں تابندہ چراغِ نورِ ایماں چاہیئے

المدد اے جذبۂ ایثارِ راسخ المدد
نشترِ احباب کو خونِ رگِ جاں چاہیئے

۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

عیاں وہ جلوۂ مستور ہو جائے تو کیا ہو گا؟
فروزاں پھر چراغِ طور ہو جائے تو کیا ہو گا؟
اگر تیرے جمالِ پُر ضیا کی جلوہ ریزی سے
مری ہستی سراپا نور ہو جائے تو کیا ہو گا؟
مری آنکھوں کو جس کی دید سے حاصل ہے تابانی
وُہ سیّارہ نظر سے دُور ہو جائے تو کیا ہو گا؟
تم اپنے حُسن پر نازاں ہو لیکن یہ بھی سوچا ہے
محبّت پر کوئی مغرور ہو جائے تو کیا ہو گا؟

Marfat.com

تمہاری بے رُخی کو دیکھکر ترکِ محبت پر
مرا دل بھی اگر مجبور ہو جائے تو کیا ہوگا؟

نہ تابِ دید ہے مجھکو نہ جرأت ہے تکلم کی
دُعائے وصل گر منظور ہو جائے تو کیا ہوگا؟

کسی پردہ نشیں کو دل تو دے بیٹھے ہو اے راسخ
جہاں میں بات یہ مشہور ہو جائے تو کیا ہوگا؟

۲۷ر دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

شبِ غم اے دلِ ناداں بسر ہو گی تو کیا ہو گا؟
سحر آلام کی پیغامبر ہو گی تو کیا ہو گا؟

مریضِ غم کو زہراب دوا دیتے ہو چارہ گر
یہ کوشش بھی اگر ناکارگر ہو گی تو کیا ہو گا؟

نظر کی بجلیوں نے خرمنِ دل پھونک ڈالا ہے
اگر برقِ تبسم جلوہ گر ہو گی تو کیا ہو گا؟

ہم اپنے خون کا دعویٰ سرِ محشر نہیں کرتے
لہو سے آستیں اُن کی جو تر ہو گی تو کیا ہو گا؟

Marfat.com

عموماً اِس تفکّر میں مری راتیں گزرتی ہیں

انہیں میری محبّت کی خبر ہو گی تو کیا ہو گا؟

مرے پہلو میں دل جس کے تصوّر سے دھڑکتا ہے

مری جانب اگر اُس کی نظر ہو گی تو کیا ہو گا؟

ہمارا بختِ خوابیدہ نہ جب بیدار ہو پایا

شبِ رنج و مصائب کی سحر ہو گی تو کیا ہو گا؟

۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

○

خفا ہو گئے ناگہاں جاتے جاتے

ہوئے مجھ سے وہ بدگماں جاتے جاتے

غضب ناک نظروں سے دیکھو نہ مجھ کو

گراؤ نہ یوں بجلیاں جاتے جاتے

نگاہوں نگاہوں میں ہی کہہ دیا ہے

محبت کا رازِ نہاں جاتے جاتے

چلو ٹھیک ہے تم جو فرما رہے ہو

نہ کھلواؤ میری زباں جاتے جاتے

Marfat.com

زہے خوش نصیبی خوشا حسنِ قسمت

اِدھر آ گئے ہو کہاں جاتے جاتے؟

کرے کوششیں باغباں لاکھ لیکن

یہ جائے گا دَورِ خزاں جاتے جاتے

رُکے ہو جگر تھام کر تم جو راسخ

نظر پڑ گئی ہے کہاں جاتے جاتے؟

۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

عرصۂ ہستی میں جب تک ہم رہے
مبتلائے یاس و وقفِ غم رہے

اے خوشا سینے میں تیرا غم رہے
آنکھ تیری یاد میں پُر نم رہے

ہم بھی تیرے باغ میں اے باغباں
چند لمحے صورتِ شبنم رہے

لاکھ اشکوں نے وضاحت کی، مگر
پھر بھی افسانے مرے مبہم رہے

Marfat.com

کر رہے ہیں رو کے وہ رخصت مجھے

زندگی بھر مجھ سے جو برہم رہے

اُن کے کوچے میں کٹی عمرِ طویل

پھر بھی ہم اُن کی نظر میں کم رہے

یہ بھی اے راسخ اُسی کا ہے کرم

خوش رہے جس حال میں بھی ہم رہے

۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء

Marfat.com

○

وفورِ دردِ مہجوری ارے توبہ ارے توبہ
یہ بیدادِ غمِ دوری ارے توبہ ارے توبہ
یہ طولِ شامِ تنہائی یہ بے چینی یہ بیتابی
دلِ محزوں کی رنجوری ارے توبہ ارے توبہ
سوالِ وصل سن کر، انتہائی بے نیازی سے
ترا اظہارِ معذوری ارے توبہ ارے توبہ
نہ صبر و ضبط کا یارا نہ جرأت لب کشائی کی
محبت کی یہ مجبوری ارے توبہ ارے توبہ

Marfat.com

وہ پیکارِ ہوس رانی وہ محشر خیز ہنگامے
گذشتہ عہدِ جمہوری ارے توبہ ارے توبہ

خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا زعمِ شاہی میں
غرورِ تاجِ فغفوری ارے توبہ ارے توبہ

نہ عقبیٰ کا ہے اندیشہ نہ دنیا کی خبر راسخ
خمارِ آبِ انگوری ارے توبہ ارے توبہ

۲ رمئی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

○

نقشِ ہستی بر آب ہے یارو
زیست مثلِ حباب ہے یارو

یہ بہارِ ریاضِ عالم بھی
رنگ و بُو کا سراب ہے یارو

ایک دل ہے ہزار امیدیں
کیا قیامت شباب ہے یارو

وہ مجسّم شباب و رعنائی
آپ اپنا جواب ہے یارو

Marfat.com

زہد و تقویٰ بھی پارسائی بھی
آج نذرِ شراب ہے یارو

ہجر کے دن، فراق کی راتیں
اِک مسلسل عذاب ہے یارو

ایک راسخ تھا یارِ غار اپنا
وہ بھی پا بر رکاب ہے یارو

Marfat.com

○

شکوہ بھی اُن کا خوب، شکایت بھی خوب ہے
ترکِ وفا کی مجھ پہ یہ تہمت بھی خوب ہے

خلوت میں ہم سے پیار رہے جلوت میں اجتناب
اُن کی تکلفات کی عادت بھی خوب ہے

رخسارِ گل پہ گوہرِ شبنم کی ہے نمود
عارض پہ اُن کے اشکِ ندامت بھی خوب ہے

آنکھیں لڑا کے دل مرا پہلو سے چھین کر
ہنس کر کہا یہ مالِ غنیمت بھی خوب ہے

Marfat.com

ذکرِ وفا ہے لب پہ اور دل میں نہیں خلوص
اِس دورِ انحطاط کی الفت بھی خوب ہے

محشر میں عاصیوں کو بھی دامن میں لے لیا
اے خالقِ جہاں تری رحمت بھی خوب ہے

محروم ہی رہا ہے سکوں سے یہ عمر بھر
اس راسخِ غریب کی قسمت بھی خوب ہے

۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

Marfat.com

حسنِ دل افروز کا جلوہ نظر آیا تو ہے

پھر وہ رشکِ ماہِ کامل بام پر آیا تو ہے

مدتوں کی جستجو کے بعد اے ذوقِ سجود

راہِ الفت میں کسی کا سنگِ در آیا تو ہے

رفتہ رفتہ رنگ لائے گا جنونِ عاشقی

آنسوؤں میں مل کے کچھ خونِ جگر آیا تو ہے

دیکھئے بھیجا ہے اس وعدہ شکن نے کیا جواب

اس کے کوچے سے پیامی لوٹ کر آیا تو ہے

Marfat.com

شامِ فرقت میں نہیں بزمِ تصوّر ہی سہی

حسبِ وعدہ وہ بتِ بیدادگر آیا تو ہے

کھوئے کھوئے سے نظر آتے ہیں وہ بھی آج کل

"کچھ ہمارے نالۂ دل میں اثر آیا تو ہے"

جشنِ سخنور کے لئے اہلِ نظر بیتاب تھے

بزم میں وہ راسخِ شوریدہ سر آیا تو ہے

۲۷ جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

○

مستعد ہوں مَیں سزائے عشق پانے کے لئے
شوق سے آئیں وہ خنجر آزمانے کے لئے

المدد اے دیدۂ خوں نابہ افشاں المدد
مجھکو سرخی چاہیئے غم کے فسانے کے لئے

اے جہاں والو، متاعِ سیم و زر کیا چیز ہے
جاں بھی حاضر ہے مری اُس پر لٹانے کے لئے

ہیں تو کیا شمس و قمر بھی لے کے سجدوں کی تڑپ
محوِ گردش ہیں اُسی کے آستانے کے لئے

Marfat.com

جب کیا روزِ ازل جن و ملک نے اجتناب

ہم بڑھے بارِ غمِ ہستی اٹھانے کے لئے

غنچۂ نوخیز کی دیوانگی تو دیکھئے

کر دیا دل چاک دم بھر مسکرانے کے لئے

آئے تھے راسخ زمانے کا تماشا دیکھنے

رہ گئے بن کے تماشا ہم زمانے کے لئے

۲۹ ستمبر ۱۹۶۰ء

Marfat.com

○

نرگس کے چھلکتے ساغر میں شبنم کے ستارے ڈوب گئے
ان بھیگی بھیگی پلکوں میں کچھ مست اشارے ڈوب گئے
طغیانی گریہ نے آخر سب ضبط کے بندھن توڑ دیئے
طوفان بپھر کر یوں اٹھا دریا کے کنارے ڈوب گئے
اشکوں کے تواتر کے باعث ہم دید سے بھی محروم رہے
سیلاب الم کی موجوں میں پر نور نظارے ڈوب گئے
ہر جانب یاس کا عالم ہے ہر جانب ظلمت طاری ہے
افسوس شب تنہائی میں اشکوں کے بھی تارے ڈوب گئے

Marfat.com

ہم دل کی بازی ہار کے بھی اس ظالم کو اپنا نہ سکے
ماحول کے خونی دھارے میں ارمان ہمارے ڈوب گئے

جو طوفانوں سے کھیلے تھے اُن غوّاصوں کا ذکر نہیں
غم اُن کا ہے جو ساحل پر تقدیر کے مارے ڈوب گئے

شبہائے الم میں اے راسخؔ سیاروں سے بھی دور کہیں
ظلمت میں ہماری آہوں کے پُرسوز شرارے ڈوب گئے

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء

Marfat.com

○

لالہ زارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں
اے بہارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں
تم سے تو مخفی نہیں ہے میرے دل کی کیفیت!
رازدارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں
راہِ ہستی میں لٹا بیٹھا ہوں دل کا کارواں
رہگذارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں
میں تمہارے خم کے صدقے جام و مینا کے نثار
میگسارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں

Marfat.com

بربطِ رنگیں پہ چھیڑو نغمۂ کیف و سرور

ماہ پارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں

عارضِ محبوب کی باتیں کرو شامِ فراق

چاند تارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں

راسخِ رنگیں نوا کے دلنشیں اشعار سے

میرے یارو مجھ کو بہلاؤ کہ میں مغموم ہوں

Marfat.com

وہ عمرِ رفتہ کا دورِ رنگیں ، شباب کا دلربا زمانہ

حسین خوابوں میں کھو کے ہم نے سُنا تھا اک دلنشیں فسانہ

ہماری آنکھوں میں بھی وہ خلدِ بریں کے منظر بسے ہوئے ہیں

کہ ہم بھی مُدت ہوئی ہے گذرے تھے انکے کوچے سے والہانہ

اسی تمنّا میں کھو کے سجدے قدم قدم پہ لٹا رہا ہوں

کہ میرے سر کو کہیں تو آخر ملے گا تیرا بھی آستانہ

کبھی یہاں ہوں کبھی وہاں ہوں نہیں کہیں بھی قرار مجھ کو

چمن چمن سے یہ چُن رہا ہوں میں اپنی قسمت کا دانہ دانہ

Marfat.com

نہ بیم برقِ تپاں ہے مجھکو نہ خوف بادِ خزاں ہے مجھ کو

قفس کی آسائشیں سلامت نہیں ہوں محتاجِ آشیانہ

بڑی نوازش بڑی عنایت کہ تم تصوّر میں آ گئے ہو!!

کہاں تمہارا مقام ورنہ کہاں مرا یہ غریب خانہ

شباب رخصت ہُوا ہے راسخ غزل کہیں بھی تو کیا کہیں ہم

نہ سر میں سودائے کیف و مستی نہ دل میں جذباتِ عاشقانہ

Marfat.com

○

متاعِ قلب و جاں جس پر کیا ہم نے نثار اپنا

اُسی ظالم کے چرکوں سے ہے سینہ داغدار اپنا

جنونِ عشق میں یہ جوشِ وحشت کا کرشمہ ہے

کہ دامن چاک ہے اُن کا گریباں تار تار اپنا

ڈبوئی آنسوؤں نے آبروئے ضبط و تحمّل کی

ہوا ہے بزم میں رازِ محبّت آشکار اپنا

نہ پوچھو ہمصفیرو قصۂ محرومیٔ قسمت

چمن زارِ جہاں میں ہے نہ گل اپنا نہ خار اپنا

Marfat.com

بتاؤ تو سہی اے چارہ ساز و ماجرا کیا ہے

پریشاں سا نظر آتا ہے کیوں تیمار دار اپنا

خدا کے لطفِ بے پایاں پہ ہم کو ناز ہے اعظم

پئے بخشش نہیں حسنِ عمل پہ انحصار اپنا

کسی کی جستجو میں یہ ہمارا حال ہے راسخ

سرِ منزل کھڑے ہم کر رہے ہیں انتظار اپنا

یکم جنوری ۱۹۶۱ء

Marfat.com

جس کی اُلفت نے کیا ہر شے سے بیگانہ مجھے
وائے حسرت کہہ رہا ہے وہ بھی دیوانہ مجھے

جزوِ صحرا ہوں اگرچہ ذرّہ ناچیز ہوں
رشکِ صد خورشید کر دے لطفِ جانانہ مجھے

کس قدر غم آفریں ہے شامِ عشرت کا مآل
درسِ عبرت دے رہی ہے خاکِ پروانہ مجھے

اُن سے جو عہدِ جوانی میں سُنا تھا ایک بار
یاد ہے اب تک محبت کا وہ افسانہ مجھے

Marfat.com

اہلِ ثروت کے کرم سے کر دیا ہے بے نیاز

بخش کر تُو نے یہ اندازِ فقیرانہ مجھے

اِک تماشا بن گئی ہے ترکِ مے نوشی مِری

دیکھتا ہے آج کس حیرت سے پیمانہ مجھے

بعد میرے یاد کر کے میرا ذوقِ مے کشی!

مُدتوں روتے گا رہ اسخِ پیرِ میخانہ مجھے

۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء

Marfat.com

اشکِ لالہ رنگ ہیں زیبِ سرِ عنوانِ دل
چشمِ خوننابہ فشاں ہے منبعِ طوفانِ دل

درد کی شدّت سے یوں محسوس ہوتا ہے مجھے
سینۂ مجروح میں پیوست ہے پیکانِ دل

مُردنی سی چھا رہی ہے گلشنِ اُمید پر
آج پہلو میں نہیں جلوہ فگن وہ جانِ دل

ناصحا اِک حور وش کے داغِ ہجراں کے طفیل
رشکِ صد جنّت بنا ہے گوشۂ دامانِ دل

Marfat.com

سوزِ پنہاں ، دردِ پیہم ، اضطرابِ بیکراں

یہ سر و سامانِ دل ہے رونقِ ایوانِ دل

اس کی تہہ میں کوئی غواص جہاں پہنچا نہیں

کس قدر گہرا ہے یارب بحرِ بے پایانِ دل

پوچھتے تم کیا ہو اس حسرت زدہ کا ماجرا

راسخِ غم آشنا ہے کشتۂ ارمانِ دل

۵ر جنوری ۱۹۶۱ء

Marfat.com

○

چھپ کے پردے میں خود نمائی ہے

خوب اندازِ دلربائی ہے

تیرے جلوؤں کی یہ فراوانی

سارا عالم ترا فدائی ہے

حسنِ جنت ہے کیا سوا اس کے

تیرے کوچے کی خوشنمائی ہے

اللہ اللہ فرازئِ قسمت

تیرے در تک مری رسائی ہے

Marfat.com

پھر نشیمن کی ہے ہوس دل کو

برقِ سوزاں تری دُہائی ہے

ساری دنیا سے بغض ہے اس کو

خوب واعظ کی پارسائی ہے

عیدِ ہستی کے واسطے راسخ

"کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے"

Marfat.com

چمن زاروں سے گذرے ہیں گلستانوں سے گذرے ہیں
تصور میں ترے رنگیں شبستانوں سے گذرے ہیں

یہ اعجازِ محبت ہے کہ پروازِ تخیل ہے
شبِ ہجراں میں ہم اکثر پری خانوں سے گذرے ہیں

ہم اپنے سر میں کچھ ناکام سجدوں کی تڑپ لے کر
تمہارے آستانے سے کن ارمانوں سے گذرے ہیں

جنونِ عاشقی کا ہے کرم جس کی بدولت ہم
عموماً جوشِ وحشت میں بیابانوں سے گذرے ہیں

Marfat.com

تمہاری آرزو میں ہم پھرے ہیں کوہ و صحرا میں
تمہاری جستجو میں تند طوفانوں سے گذرے ہیں
جہاں نذرِ ہوس ہوتی ہیں نوخیز و حسیں کلیاں
ہزاروں بار ہم ایسے بھی ایوانوں سے گذرے ہیں
کسی غنچہ دہن کی یاد میں کھوئے ہوئے راسخ
ہم اکثر شامِ فرقت میں گلستانوں سے گذرتے ہیں

بانگرود (بھارت) ۲۱ مارچ ۱۹۶۱ء

Marfat.com

○

نکل کر میرے سینے سے زباں تک بات پہنچی ہے
بالآخر ضبطِ پیہم کی فغاں تک بات پہنچی ہے
گلوں سے چل کے رخسارِ بتاں تک بات پہنچی ہے
کہاں سے بات نکلی تھی کہاں تک بات پہنچی ہے
ستارے تلملا اٹھے ہیں فرطِ سوزِ الفت سے
مری آہِ رسا کی آسماں تک بات پہنچی ہے
مبارک صد مبارک اے جبینِ عجز کے سجدو
تمہاری آج ان کے آستاں تک بات پہنچی ہے

Marfat.com

بحمد اللہ ملی آلامِ ہستی سے نجات آخر

بہ فیضِ عشق مرگِ ناگہاں تک بات پہنچی ہے

حقیقت کھل گئی واعظ ترے شوقِ عبادت کی

تری تقدیس کی حورِ جناں تک بات پہنچی ہے

کوئی دوہرا رہا ہے قصۂ دار و رسن راسخ

خلوصِ عشق کی پھر امتحاں تک بات پہنچی ہے

بانگرود (بھارت) ۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء

Marfat.com

نہ پوچھو قصۂ شامِ الم ہم بیقراروں سے
سکونِ دل جلا ہے آتشِ غم کے شراروں سے

کسی رشکِ قمر کی یاد میں لے شامِ تنہائی
کہاں تک دل کو بہلاتے رہیں ہم چاند تاروں سے

زہے حسنِ مقدر اے خوشا تابانیٔ قسمت
مری چشمِ طلب روشن ہے اُن کے جلوہ زاروں سے

مرا دل اُن کی تنویرِ محبت سے منوّر ہے
سرِ افلاک پہنچے تھے گذر کر جو ستاروں سے

Marfat.com

گلہ ہے اپنی قسمت سے نہ راس آیا چمن ہم کو
نہ پھولوں سے شکایت ہے نہ شکوہ ہے بہاروں سے

اُدھر سے تم جو گزرو اے تلاطم آشنا موجو
ہمارے ڈوبنے کا حال کہہ دینا کناروں سے

مَیں بزمِ شعر کو دلکش بنانے کے لئے راسخ
اُڑا لایا ہوں رنگینی گلوں سے لالہ زاروں سے

۲۰ مئی ۱۹۶۱ء

Marfat.com

○

غمگسارو، قریب آجاؤ
میرے یارو قریب آجاؤ
شامِ فرقت کی تیرگی، توبہ
ماہ پارو قریب آجاؤ
ناخداؤں کی دیکھ لی ہمت
اے کنارو قریب آجاؤ
داستانِ شبِ الم سُن لو
چاندتارو قریب آجاؤ

Marfat.com

فصلِ گل ہے حسین موسم ہے
گلعذارو قریب آجاؤ

پھول مجھ سے اگر گریزاں ہیں
تم ہی خارو قریب آجاؤ

مرگِ آسیخ کا وقت ہے شاید
چارہ کارو قریب آجاؤ

Marfat.com

زہرِ غم سے پُر ہے جامِ انبساطِ زندگی
یعنی تمہیدِ مصائب ہے نشاطِ زندگی

خواب ہو جائینگے ہنگامے یہ ہنگامِ سحر
عارضی ہے رونقِ شامِ رباطِ زندگی

لمحہ بھر کی یہ چمک یہ سوز مانندِ شرر
ناز کتنا ہے مگر کیا ہے بساطِ زندگی

رہروِ ماندہ کو منزل کی طلب ہو جس طرح
موت سے کچھ اس طرح ہے ارتباطِ زندگی

Marfat.com

ہر قدم ہے پُر خطر ہر گام پہ افتاد ہے
ہائے کس درجہ یہ مشکل ہے صراطِ زندگی

شیرِ نر بھی بن گئے روباہ خوفِ مرگ سے
الحذر اے انتہائے احتیاطِ زندگی

اہلِ عشرت جس کو سمجھے ہیں عروجِ لازوال
وہ حقیقت میں ہے راستہ انحطاطِ زندگی

۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء

Marfat.com

○

غنچہ غنچہ ہے چمن کا دلفگارِ زندگی

لالۂ باغِ جہاں ہے داغدارِ زندگی

گلرخوں سے اسقدر ہنس ہنس کے کھائیں فریب

اب تو پھولوں کا تبسم بھی ہے بارِ زندگی

دل ہی مر جائے اگر پھر زندگی کیا موت کیا

دل کے احساسات پر ہے انحصارِ زندگی

مُردہ اُمیدوں کا مدفن ہے دلِ حسرت نصیب

چشمِ خوں آشام ہے شمعِ مزارِ زندگی

Marfat.com

رُوئیں رُوئیں میں نہاں ہے دردِ اندوہِ حیات

ہر مسامِ تن میں ہے پیوست خارِ زندگی

کس سے کی ہے آجتک اس نے زمانے میں وفا

کس بھروسے پہ کریں ہم اعتبارِ زندگی

قدر کیا جینے کی مرنے کا جو ہر لحظہ ڈر نہ ہو

موت کے ہی دم سے قائم ہے وقارِ زندگی

۲۵، ستمبر ۱۹۶۱ء

Marfat.com

○

نہ فصلِ گل سے ہے الفت نہ کچھ خزاں سے مجھے
مرے رفیق عقیدت ہے گلستاں سے مجھے
فتورِ برق کی نیت میں ہے ضرور کوئی
دکھا رہی ہے جو آنکھیں یہ آسماں سے مجھے
وہ باغِ خلدِ محبّت یہ وادیٔ کلفت
کہاں پہ لائی ہے قسمت مری کہاں سے مجھے
گرا کے اپنی نگاہوں سے وائے محرومی
زمیں پہ تُو نے گرایا ہے آسماں سے مجھے

Marfat.com

کسی کے در سے تعلق نہیں کوئی مجھ کو
ازل سے عشق ہے تیرے ہی آستاں سے مجھے

ترا بہشت بھی دیکھوں گا میں ارے واعظ
کبھی ملی جو فراغت غمِ جہاں سے مجھے

ہوس کے دام میں آخر پھنسا ہوں میں راسخ
قفس میں لا کے رہی ہے یہ آشیاں سے مجھے

Marfat.com

○

مجھ کو رسوا نہ بے سبب کرنا
چشمِ گریاں نہ یہ غضب کرنا

ہائے تیرے وصال کی خاطر
یہ مناجاتِ روز و شب کرنا

چشمِ گستاخ سے ذرا کہہ دو
مہ جبینوں کا کچھ ادب کرنا

میرے غم کو بھی میکدے والو
نذرِ جامِ مئے طرب کرنا

Marfat.com

اتنی حوروں سے ایک واعظ
کتنا مشکل ہے منتخب کرنا

اہلِ زر بھی ہیں جب گدا اُس کے
پھر گداؤں سے کیا طلب کرنا

اُن کی بزمِ طرب میں اے راسخ
آہ کرنا تو زیرِ لب کرنا

Marfat.com

کہیں ہے برق کا خدشہ کہیں خزاں کا نہیب
ہزار صحنِ گلستاں میں ہیں فراز و نشیب

یہ دلفریبیٔ گلشن یہ اہتمامِ بہار
روش روش پہ بچھائے ہیں کس نے دامِ فریب

تمہارے دل پہ مسلّط ہے موت کا خطرہ
مرے دماغ پہ طاری ہے زندگی کا نہیب

جنونِ عشق و جوانی کا جوش کیا کہیے
کہ اس کے ہاتھ سے محفوظ پیرہن ہے نہ جیب

Marfat.com

نہ جانے رازِ محبّت کا حشر کیا ہوگا؟
نہ تابِ نطق ہے مجھکو نہ تابِ صبر و شکیب

یہ اختلافِ عقائد ہے لازمی واعظ
کہ رنگ و بو کے تفاوت سے گلستاں کو ہے زیب

ذرا اجل کو بھی راسخ ہم آزما دیکھیں
ہزار بار تو کھایا ہے زندگی کا فریب

Marfat.com

○

پھر ہوئی ہے کوئی خطا ہم سے؟

آ رہے ہیں نظر وہ برہم سے

چشمِ محزوں میں اشک رقصاں ہیں

میرا ساغر ہے پُر مئے غم سے

قطرہ قطرہ جو دے رہے ہو مجھے

پیاس کیسے بجھے گی شبنم سے

مے پرستوں سے ہم گریز کریں؟

یہ تو ہو گا نہ شیخ جی ہم سے

Marfat.com

شانِ رندی ہے عجز سے قائم
ہم کو نفرت ہے ساغرِ جم سے
خوب واقف ہیں ہم بھی اے گردوں
تیرے ماہ و نجوم کے رم سے
آج بزمِ سخن میں اے راسخ
جو ہے رونق وہ ہے ترے دم سے

Marfat.com

فقر و فاقہ سے آشنا ہوں میں
انکساری کی انتہا ہوں میں

میں ہوں تیرے خیال میں بیخود
تُو سمجھتا ہے بے وفا ہوں میں؟

مختصر سی ہے داستاں میری
دل شکستہ ہوں بے نوا ہوں میں

گرچہ عاصی ہوں اے خدا، لیکن
تیری رحمت سے آشنا ہوں میں

جلوے اُس کے جمال کے راسخ
ذرّے ذرّے میں دیکھتا ہوں میں

Marfat.com